کرونا وائرس پر مزاح بنانے والوں کو نصیحت

حافظ عبیدالرحمن عبدالستار گوندل

کرونا وائرس پر مزاح بنانے والوں کو نصیحت

بسم الله والحمدلله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن والاه. أما بعد!

جیسا کہ سب کے علم میں ہے آج کل ہر جگہ کرونا وائرس موضوع بحث بنا ہوا ہے، اور ہر کوئی (چاہے علم یا جہالت سے) اس پر اپنی رائے کا اظہار کر رہا ہے اور دوسروں کی آراء پر رد کرتا نظر آرہا ہے۔ وہیں پر بعض لوگ اس وباء پر مزاح بنا رہے ہے جو کہ ایک شنیع فعل ہے۔ جس کا شاید ایک سبب سوشل میڈیا پر لوگوں کا مذاق اڑانا عام ہونا، کومیڈی ٹاک شوز کی بھرمار اور ڈرامے اور فلمیں ہیں جن میں اہم اور خطرناک مسائل کو بھانڈ پن کی نذر کیا جاتا ہے۔اور مسخرے لوگ امور عامہ پر تبصرے اور تجزیے کرتے نظر آتے ہیں۔

اسلام مزاح اور خوش طبعی کے خلاف نہیں جب تک وہ شریعت کی حدود میں ہو۔ جیسے:

مزاح میں کوئی حرام بات نہ ہو۔

ذومعنی باتیں نہ ہوں۔

اس میں جھوٹ نہ ہو۔

کسی کی اذیت کا باعث نہ ہو۔

کسی کے احساسات کو ٹھیس نہ پہنچائی جائے۔

آیات ربانی اور شرعی احکام کے ساتھ استہزاء نہ ہو۔ وغیرہ

اور سب سے خطرناک اور شنیع مزاح وہ ہے جو دینی امور کے ساتھ ہو۔ جو کہ دائرہ اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے۔ جب بعض منافقین نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذاق اڑایا تو اللہ تعالی نے وحی نازل فرمائی، ارشاد فرمایا:

[وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ، لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ]

"اور بلاشبہ اگر آپ ان سے پوچھیں تو یقیناً کہیں گے ہم تو صرف شغل اور دل لگی کر رہے تھے۔ (ان سے) کہہ دیجیے کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کرتے ہو؟ اب عذر پیش نہ کرو، بے شک تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا ہے۔ اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو معاف کر دیں تو ایک گروہ کو عذاب دیں گے، اس وجہ سے کہ یقیناً وہ مجرم تھے۔"

[سورة التوبة: 65،66]

اسی طرح اللہ تعالی کے افعال، ظواہر کونیہ، زمانہ وایام، امراض و وبائیں وغیرہ بھی اسی حکم میں داخل ہیں کیونکہ صناعت کا استہزاء صانع کے استہزاء کو مستلزم ہے۔ اسی لیے اللہ تعالی نے زمانے کو برا کہنے کو خود کو برا کہنا قرار دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالی فرماتا ہے:

[يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ]

"ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ (بدلتا) ہوں میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ میں رات اور دن کو الٹتا پلٹتا ہوں۔"

[صحيح البخارى: 4826]

اور فرمایا:

[لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ]

"تم میں سے کوئی ہرگز یوں نہ کہے، ہائے زمانہ کی کم بختی! کیونکہ زمانہ اللہ تعالی (کے اختیار میں) ہے۔"

[صحيح مسلم: 2246]

اور فرمایا:

[لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ]

''زمانے کو برا مت کہو، کیونکہ زمانہ اللہ تعالی (کے اختیار میں) ہے۔''

[صحيح مسلم: 2246]

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کو برا کہنے سے منع کیا ہے۔

فرمایا: [لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ]

''بخار کو برا نہ کہو، یہ اولاد آدم کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔''

[صحيح مسلم؛ 3469]

حوادث وزلازل، کسوف وخسوف، سیلاب وطوفان طاعون ووبائیں وغیرہ، اللہ تعالی کی نشانیاں ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالی اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:

[وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا]

''ہم اپنی نشانیاں محض ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں۔''

[الإسراء: 59]

اور کسوف وخسوف کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنْ اللَّهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا]

''سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت وحیات سے ان میں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن لگا ہوا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو، تکبیرات کہو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔ پھر آپ صی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے امت محمد! دیکھو اس بات پر اللہ تعالی سے زیادہ غیرت اور کسی کو نہیں آتی کہ اس کا کوئی بندہ یا بندی زنا کرے۔ اے امت محمد! اللہ کی قسم، جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں بھی معلوم ہو جائے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔''

[صحیح البخاری: 1044]

اور فرمایا:

[إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ]

''سورج اور چاند دونوں اللہ تعالی کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت وحیات سے ان میں گرہن نہیں لگتا بلکہ اللہ تعالی اس کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔''

[صحیح البخاری: 1048]

یہ بلائیں اور وبائیں سب ہمارے اعمال کا نتیجہ ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

[ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ]

''بحر وبر میں فساد پھیل گیا ہے جس کی وجہ لوگوں کے اپنے کمائے ہوئے اعمال ہیں، تاکہ اللہ تعالی لوگوں کو ان کے کچھ اعمال کا مزا چکھادے۔ شاید وہ ایسے کاموں سے باز آجائیں۔''

[سورة الروم: 41]

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کی طرف رجوع کرے، اپنے گناہوں سے توبہ کرے، اور اللہ تعالی سے عافیت ومعافی مانگے نا کہ قساوت قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کی نشانیوں کا مزاح اڑانا شروع کردے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

[وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ، فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ]

''یقینا ہم نے آپ سے پہلے کئی امتوں کی طرف رسول بھیجے، پھر انھیں تنگ دستی اور تکلیف کے ساتھ پکڑا، تاکہ وہ عاجزی کریں۔ پھر جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو وہ کیوں نہ گڑ گڑائے؟ مگر ان کے دل تو اور سخت ہو گئے اور جو کام وہ کر رہے تھے شیطان نے انہیں وہی کام خوبصورت بنا کر دکھا دیئے۔''

[سورة الأنعام : 42،43]

یاد رکھیں اللہ تعالی تقوی اختیار کرنے والوں کو نجات دیتا ہے اور سرکشی کرنے والوں کی پکڑ کرتا ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:

[وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ]

''اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور تقوی کی راہ اختیار کرتے، تو ہم آسمان و زمین کی برکتیں ان پر کھول دیتے، لیکن انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا، تو ہم نے ان کے کیے کی وجہ سے انہیں پکڑ لیا۔''

[سورة الأعراف: 96]

اور فرمایا: [وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ]

''اللہ انہیں کبھی عذاب دینے والا نہیں جب کہ وہ بخشش مانگتے ہوں۔''

[سورة الأنفال: 73]

اور فرمایا:

[أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ، أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ، أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ]

''کیا بستیوں والے بے خوف ہوگئے ہیں کہ ہمارا عذاب ان پر راتوں رات آجائے اور وہ سوئے ہوئے ہوں۔ اور کیا بستیوں والے بے خوف ہوگئے کہ ہمارا عذاب ان پر دن چڑھے آجائے اور وہ کھیل رہے ہوں۔ کیا وہ اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہوگئے ہیں۔ اللہ کی تدبیر سے خسارہ اٹھانے والے لوگوں کے سوا کوئی بے خوف نہیں ہوتا۔''

[سورة الأعراف: 97،98،99]

اور فرمایا:

[إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا]

''جو لوگ ہماری آیات کے ساتھ کج روی کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔''

[سورة فصلت: 40]

ذرا اس آیات میں تدبر کریں اس میں کتنی شدید وعید ہے جہاں ان امور کا مزاح اڑانا اللہ تعالی کے ساتھ سوء ادب ہے وہیں کیا ان لوگوں کے احساسات مجروح نہیں ہوتے جن کے پیارے اس وباء کا شکار ہوئے ہیں، کیا ان معاملات پر مزاح نگاری کرنے والے لوگوں کے کسی پیارے کو بھی اگر وباء گھیر لے (لَا قَدَّرَ اللّٰہُ — اللہ نہ کرے!) تو کیا پھر بھی ان کا یہی رویہ ہوگا؟!!!

اللہ تعالی ہمیں دین کو سمجھنے اور اسی کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

كتبه
ابن أبي عبدالله
حافظ عبيدالرحمن عبدالستار گوندل
غفر الله له ولوالديه ولمشايخه وللمسلمين
المدينة الجامعية ، إمارة الشارقة
21 رجب 1441 هـ الموافق 16 مارس 2020